سوال

ﺭﺝ ﮐﯽ ﮔﺮﺩﺵ(1)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ﻦ فلکیات دعویٰ کرتے ہیں کہ زمین سورج کے اردگرد گھومتی ہے اور سورج اپنے مرکز پر ٹھہرا ہوا ہے۔ حالانکہ قرآن کی رو سے زمین اور سورج دونوں ہی محوگردش ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ﺮَ الشَّمسَ وَالقَمَرَ كُلٌّ يَجرى إِلىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى...۲۹... سورة لقمان

ﻮرج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ سب ایک وقت مقرر تک چلے جارہے ہیں''

ماہرین فلکیات کے دعوے اور قرآنی فکر کے درمیان تطبیق کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

ﻢ السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ﺪی اور اس سے قبل بھی ماہرین فلکیات دعوے کرتے رہے ہیں کہ سورج اپنے مرکز پر ثابت وقائم ہے اور زمین اس کے اردگرد گھومتی ہے ان کا یہ دعویٰ قرآنی نظریے کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن نے متعدد آیات میں سورج کی گردش کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَالشَّمسُ تَجرى لِمُستَقَرٍّ لَها ذٰلِكَ تَقديرُ العَزيزِ العَليمِ ۳۸... سورة یٰس

ﻮرج، وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جارہا ہے، یہ زبردست علیم ہستی کا باندھا ہوا حساب ہے''

ﻦ اس نظریے کے حق میں ہے کہ سورج متحرک ہے، غیر متحرک ثابت نہیں۔ ماہرین فلکیات اب تک جو سورج کے ثابت ہونے کا نظریہ پیش کرتے رہے اس کی غلطی اب خود جدید سائنسی تحقیقات نے ثابت کردی ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کی رو سے زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے اور سورج بھی اﭘ

ﺏ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ زمین کی گردش کا نظریہ قرآن کی رو سے صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : کہ اس نے پہاڑوں کو زمین میں میخوں کی طرح پیوست کیا ہے تاکہ زمین میں حرکی واضطرابی کیفیت پیدا نہ ہوسکے۔

یہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہے۔ پہاڑوں کے زمین میں میخوں کی طرح پیوست ہونے سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ زمین متحرک نہیں ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک کشتی سمندر میں تیر رہی ہے سمندر کی طاقت ور لہروں میں گھر کر ہچکولے کھاتی ہے۔ کسی نے کشتی کو ان ہچکولوں سے محفوظ رکھنے کے لیے اس

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قرآنی آیات، جلد:1، صفحہ:33

محدث فتویٰ